معز امجد

بو والی سبزیاں کھا کر مجالس میں آنا

رُوی أنه وجد النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ریح ثوم فی المسجد[2] فقال: من أکل من هذه الشجرة[3] فلا یغشلنا فی مسجدنا[4] یؤذینا بریح الثوم[5] حتی یذهب ریحها[6]، فإن الملائکة تأذی مما یتأذی منه[7] الإنس[8].

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) مسجد میں لہسن[1] کی بو محسوس کرتے ہوئے فرمایا: جو یہ سبزی کھائے، اسے چاہیے کہ جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے، ہمیں اس سے تکلیف پہنچاتے ہوئے، وہ ہمارے پاس ہماری مسجد[2] میں نہ آئے، کیونکہ جو چیزیں انسانوں کے لیے تکلیف کا باعث ہیں، وہ فرشتوں کے لیے بھی تکلیف دہ ہیں[3]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ اس مضمون کی دوسری روایات سے یہ بات واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت ایسی تمام سبزیوں سے متعلق ہے جن کے استعمال سے آدمی کے منہ سے بو آتی ہو۔

۲۔ یہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلاً لوگوں کو اس بات پر متنبہ کر رہے ہیں کہ مختلف مجالس میں دوسروں کے قریب جاتے ہوئے انھیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے منہ سے کسی نوعیت کی بو نہ آ رہی ہو، کیونکہ یہ چیز دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسلام سے پہلے عام طور پر عرب چونکہ آداب معاشرت کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دین کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آداب معاشرت سکھانے کا بھی اہتمام کیا۔

۳۔ اس جملے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسانوں اور فرشتوں کے حسیات اور محسوسات مختلف چیزوں کے بارے میں ایک جیسے ہیں، بلکہ یہاں بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر کسی وجہ سے عبادت کے لیے جمع ہونے والے لوگوں کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو ان کی اس اذیت سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، چنانچہ انسانوں کو تکلیف دینے والی چیز فرشتوں کے لیے بھی تکلیف دہ بن جاتی ہے۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamdi.com

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ بخاری کی روایت، رقم ۸۱۶ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ حسب ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

بخاری، رقم ۸۱۵۔ مسلم، رقم ۵۶۳، ۵۶۴۔ موطا، رقم ۳۰۔ ترمذی، رقم ۱۸۰۶۔ ابن ماجہ، رقم ۱۰۱۶، ۱۰۱۵۔ ابوداؤد، رقم ۳۸۲۴۔ نسائی، رقم ۷۰۷۔ سنن الکبریٰ، رقم ۷۸۶، ۶۶۷۹۔ دارمی، رقم ۲۰۵۳۔ ابن خزیمہ، رقم ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۸۔ بیہقی، رقم ۴۸۲۸، ۴۸۲۹، ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، ۴۸۳۲، ۴۸۳۳، ۴۸۳۴۔ احمد بن حنبل، رقم ۴۶۱۹، ۴۷۱۵، ۳۵۷۳، ۷۵۷۷، ۷۵۹۹، ۹۵۴۰، ۱۲۹۶۰، ۱۵۰۵۶، ۱۵۱۱۱، ۱۵۱۹۸، ۱۵۳۳۴۔ ابویعلیٰ، رقم ۱۸۸۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۴۲۹۱، ۴۹۶۰، ۵۹۱۶، ۶۱۱۸۔ عبدالرزاق، رقم ۱۷۳۶۔ ابن ابی شیبہ، رقم ۱۶۶۹۔ ابن حبان، رقم ۱۶۳۴، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۲۰۸۶، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰۔ حمیدی، رقم ۱۲۲۹۔

۲۔ ’وجد النبی صلی اللہ علیه و سلم ریح ثوم فی المسجد‘ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لہسن کی بو محسوس کی) کے الفاظ احمد بن حنبل، رقم ۹۵۴۰ میں روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۹۵۴۰ میں ’من أکل من هذه الشجرة‘ (جو اس پودے میں سے کھائے) کے بجائے ’من أکل من هذه الشجرة الخبیثة‘ (جو اس مکروہ پودے میں سے کھائے) کے الفاظ

روایت ہوئے ہیں، جبکہ بعض روایات مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۸۲۴ میں ’من أكل من هذه البقلة الخبيثة‘ (جو اس مکروہ سبزی میں سے کھائے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۵۳۳۴ میں ’من أكل ثوما أو بصلا‘ (جو لہسن یا پیاز کھائے)، کے الفاظ، ابن حبان، رقم ۲۰۹۰ میں ’من أكل من هذه الشجرة المنتنة‘ (جو اس بودار پودے میں سے کھائے)، کے الفاظ اور حمیدی، رقم ۱۲۲۹ میں ’إذا أكلتم هذه الخضرة فلا تجالسونا في المجلس‘ (جب تم یہ سبزی کھاؤ تو ہماری مجالس میں نہ آؤ) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً ابن ماجہ، رقم ۱۰۱۶ میں ’من أكل من هذه الشجرة‘ (جو اس سبزی میں سے کھائے) کے جملے میں ’شيئاً‘ (کچھ بھی) کے لفظ کا اضافہ ہے۔

۴۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۸۱۵ میں ’فلا يغشانا في مسجدنا‘ (تو وہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں نہ آئے) کے بجائے ’فلا يقربن مسجدنا‘ (وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۵۱۱۱ میں ’فلا يغشنا في مسجدنا‘ (تو وہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں نہ آئے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۴۶۱۹ میں ’فلا يأتين المسجد‘ (اسے مسجد میں نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۴۷۱۵ میں ’فلا يأتين المساجد‘ (اسے مسجدوں میں نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ، ابن حبان، رقم ۲۰۸۹ میں ’فلا يغشنا في مساجدنا‘ (تو اسے ہمارے پاس ہماری مسجدوں میں نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ، ابن خزیمہ، رقم ۱۶۶۱ میں ’فلا يقربن المساجد‘ (اسے مسجدوں کے قریب نہیں آنا چاہیے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۲۹۶۰ میں ’لا يصلين معنا‘ (اسے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھنی چاہیے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۵۳۳۴ میں ’فليعتزلنا‘ (تو اسے چاہیے کہ ہم سے الگ رہے) اور ’فليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته‘ (تو اسے چاہیے کہ وہ ہم سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے) کے الفاظ، سنن الکبریٰ، رقم ۶۶۷۹ میں ’فليعتزلنا وليعتزل مسجدنا وليقعد في بيت‘ (تو اسے چاہیے کہ وہ ہم سے اور ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے) کے الفاظ، ترمذی، رقم ۱۸۰۶ میں ’فلا يقربنا في مسجدنا‘ (تو وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے) کے الفاظ، عبدالرزاق، رقم ۱۷۳۶ میں ’فلا يغشى مسجدي هذا‘ (تو وہ میری اس مسجد کے قریب نہ آئے) کے الفاظ، بیہقی، رقم ۴۸۲۸ میں ’فلا يأتي مسجدنا‘ (تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے) کے الفاظ، بیہقی، رقم ۴۸۳۰ میں ’فلا يقربنا ولا يصلينا معنا‘ (تو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے) کے الفاظ، ابویعلیٰ، رقم ۴۲۹۱ میں ’فلا يقربن من مصلانا‘ (تو وہ ہماری نماز کی جگہوں میں ہمارے نزدیک نہ آئے) کے الفاظ، ابویعلیٰ، رقم ۶۱۱۸ میں ’فلا يدخل

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

فی مسجدنا ‘(تو وہ ہماری مسجد میں داخل نہ ہو) کے الفاظ، مسلم، رقم ۵۶۳ میں ’فلا یقربن مسجدنا و لا یؤذینا بریح الثوم‘ (تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف نہ پہنچائے) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۳ ۵۷ ۷ میں ’فلا یؤذینا بھا فی مسجدنا‘ (تو وہ ہماری مسجد میں ہمیں اس سے تکلیف نہ پہنچائے) کے الفاظ، ابن خزیمہ، رقم ۱۶۶۲ میں ’فلا یؤذینا بھا فی مسجدنا ھذا‘ (تو وہ ہماری اس مسجد میں ہمیں اس سے تکلیف نہ پہنچائے) کے الفاظ، بیہقی، رقم ۴۸۳۱ میں ’فلا یؤذینا فی مسجدنا‘ (تو وہ ہماری مسجد میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائے) کے الفاظ، ابن حبان، رقم ۱۶۴۵ میں ’فلا یؤذینا فی مجالسنا‘ (تو وہ ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ پہنچائے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۵۔ ’یؤذینا بریح الثوم‘ (لہسن کی بو سے ہمیں تکلیف پہنچاتے ہوئے) کے الفاظ موطا، رقم ۳۰ میں روایت ہوئے ہیں۔

۶۔ ’حتی یذھب ریحھا‘ (یہاں تک کہ اس کی بو جاتی رہے) کے الفاظ بیہقی، رقم ۴۸۲۹ میں روایت ہوئے ہیں۔

۷۔ ’فإن الملائکة تأذی مما یتأذی منه الإنس‘ (کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے ان سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں) کے الفاظ مسلم، رقم ۵۶۴ میں روایت ہوئے ہیں، تاہم بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۷۰۷ میں ’تتأذی‘ (وہ تکلیف محسوس کرتے ہیں) کے الفاظ جبکہ بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۲۰۸۶ میں ’منه‘ (اس سے) کے بجائے ’به‘ (اس سے) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۸۔ بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۴۸۲۹ میں لفظ ’الإنس‘ (انسان) کی جگہ ’الإنسان‘ (انسان) کا لفظ روایت ہوا ہے جبکہ حمیدی، رقم ۱۲۹۹ میں ’الناس‘ (لوگ) کا لفظ اور ابویعلیٰ، رقم ۲۳۲۱ میں ’ابن آدم‘ (آدم کی اولاد) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ترمذی، رقم ۱۸۰۶ کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا ہدایت ’الثوم‘، ’البصل‘ اور ’الکراث‘ یعنی لہسن، پیاز اور گندنے کے متعلق ہے۔

مزید برآں، مذکورہ بالا روایت مسلم، رقم ۵۶۴ میں اس طرح نقل ہوئی ہے:

روی أنه نھی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن أکل البصل والکراث، فغلبتنا	’’(صحابہ سے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) پیاز اور گندنے کھانے سے روک دیا تھا،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

الـحـاجة ، فـأكـلنا منهـا، فقال : من أكل مـن هـذه الشجرة الـمـنتـنة ، فـلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تأذى مما يتأذى منه الإنس.

تاہم بھوک کے غلبے کی وجہ سے ہم نے انھیں کھالیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس بودار سبزی میں سے کھالے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جو چیزیں انسانوں کے لیے تکلیف کا باعث ہیں، وہ فرشتوں کے لیے بھی تکلیف دہ ہیں۔‘‘

تخریج: محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ وترتیب: اظہار احمد

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com